© rasailojaraid.com

علیہ وسلم کو بھی اپنے ساتھ رکھا ہے اور ان کی بھی وہی حیثیت رکھی ہے جو اللہ کی اپنی حیثیت ہے۔ جیسے سورۃ الحجرات کے آغاز میں فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اسی طرح سورۂ احزاب کے آخر میں فرمایا:

وَمَن يُطِعُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً

سورۂ آل عمران (آیت ۳۲) میں فرمایا:

قُلْ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو اللہ تعالیٰ نے بطور آمر وناہی مطاع مطلق کی حیثیت سے بیان فرمایا:

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں جو دیں، وہ لے لو اور جس سے روک دیں، رک جاؤ۔'' (الحشر، ۷)

سورۃ النور کے آخر میں فرمایا:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ

'جو لوگ اس (رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، وہ اس بات سے ڈریں کہ ان پر کوئی آزمائش آ جائے یا ان کو کوئی دردناک عذاب آ پہنچے۔'' (النور، ۶۳)

اسی طرح قرآن کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو فرائض منصبی بیان فرمائے ہیں، ان میں تلاوت آیات کے ساتھ ساتھ تعلیم کتاب وحکمت کا بھی ذکر ہے۔ (الجمعۃ ۲۔ البقرۃ، ۱۵۱) ظاہر بات ہے کہ یہ تعلیم کتاب وحکمت، تلاوتِ آیات سے یکسر مختلف چیز ہے۔ اگر آپ کا مقصد بعثت تلاوت آیات ہی ہوتا، اس کی تعلیم وتشریح آپ کی ذمہ داری نہ ہوتی تو قرآن تعلیم کتاب وحکمت کے الگ عنوان سے اس کا ذکر کبھی نہ کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تعلیم کتاب وحکمت بھی آپ کا منصب ہے اور اس سے مراد آپ کی وہی تشریح وتبیین ہے جس کی وضاحت گزشتہ صفحات میں کی گئی ہے۔

بہر حال قرآن کریم کی بیان کردہ تفصیلات سے واضح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت نعوذ باللہ صرف ایک قاصد اور ''چھٹی رساں'' کی نہیں ہے، بلکہ آپ کی حیثیت ایک مطاع ومتبوع، قرآن کے معلم ومبین اور حاکم وحکم کی ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو فرامین صحیح سند سے ثابت ہیں، وہ دین میں حجت اور اسی طرح واجب الاطاعت ہیں جس طرح قرآنی احکام پر عمل کرنا اہل ایمان کے لیے ضروری اور فرض وواجب ہے۔ (جاری)

© rasailojaraid.com